احترام انسانیت۔۔۔۔!

اداریہ اسلام کے محاسن میں احترام انسانیت کو نمایاں مقام حاصل ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں سب سے زیادہ خوبصورت انسان کو پیدا کیا۔فرمایا

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (التین)

اور ساری مخلوق پر اسے فضیلت دی

اسے عزت اور تکریم بخشی ارشاد ہے۔

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنا ھم فی البر والبحر و رزقنا ھم من الطیبات وضضلنا ھم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا (الاسراء)

انسانیت کو یہ شرف رنگ ونسل کی بنیاد پر نہیں دیا بلکہ کسی مذہبی تخصیص کے بغیر یہ اعزاز بخشا۔انسانیت کے احترام و اکرام میں اسے پاکیزہ رزق عطا فرمایا

اس سے بڑھ کر اور کیا اعزاز ہوسکتا ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق پر فرشتوں کو سجدہ کا حکم صادر فرمایا اور علم کی دولت سے مالا مال کردیا۔

اسلام نے انسان کی جان ومال،عزت وآبرو کے تحفظ کو سب پر فوقیت دی۔اور کسی کو یہ حق نہیں دیا۔کہ وہ کسی دوسرے کی حرمت کو پامال کرے۔

احترام انسانیت کا یہ تصور اسلام سے قبل نہیں تھا۔پہلی تہذیبوں میں انسان مختلف طبقوں میں تقسیم تھا۔امراء سب سے اعلیٰ طبقہ شمار ہوتا۔اور باقی انسان ان کی نظر میں جانوروں سے زیادہ حیثیت نہ رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ رومی اپنے سالانہ میلوں میں انسان کا مقابلہ خونخوار جانوروں اور درندوں سے کرواتے۔انسان کی بے بسی اور درندوں کے ہاتھوں چیر پھاڑ دیکھ کر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے۔تفریح طبع کے لئے انسان کی زندگی سے کھیلتے۔انسان کی تذلیل اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ خود تراشیدہ پتھروں کے سامنے سجدہ کرتا۔شجر حجر کو معبود تصور کرتا۔اور ان کی خوشنودی اور رضا کے لیے انسانیت کی قربانی دیتا۔

اسلام نے ہی انسان کو یہ باور کرایا۔کہ اس کائنات کی ہر چیز اس کے لئے پیدا کی گئی ہے

ھو الذی خلق لکم مافی الارض جمیعا (البقرۃ)

وہ ان سے خدمت لے اس سے استفادہ کرے۔ان پر سواری کرے۔اپنی راحت اور آسائش کا سامان کرے۔تاریخ شاہد ہے۔کہ تمام شعبوں میں ترقی اور نت نئی ایجادات صرف انسان کی خدمت کے لیے کی جاتی

تھی۔ تا کہ وہ زیادہ سے زیادہ آسودہ زندگی بسر کر سکے۔

لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ بات مشاہدہ میں آ گئی ہے کہ انسان دوبارہ ان تہذیبوں کی طرف پلٹ گیا ہے جہاں اس کی حیثیت بھیڑ بکریوں سے زیادہ نہ تھی۔ اب روایات بدل گئی ہیں۔ پہلے اس کا تصادم خونخوار جانوروں سے ہوتا تھا۔ لیکن اب مہلک ترین ہتھیاروں کے ذریعے اس کے چیتھڑے ہوا میں بلند کئے جاتے ہیں۔ اور آن واحد میں اس کے جسم کو بھسم کر دیا جاتا ہے۔ کٹر بموں کا استعمال کر کے خوشی ومسرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ مہلک گیسوں کے ذریعے بستیوں کی بستیاں ویران کر دی جاتی ہیں۔ ایٹم بموں کے ذریعے لاکھوں انسانوں کا قتل عام کر کے جشن فتح منایا جاتا ہے۔ نت نئی ایجادات کر کے ان کے تجربے انسانوں پر کیے جاتے ہیں۔ پہلے دیوتاؤں کے نام پر انسان کی قربانی دی جاتی تھی۔ اب کسی تباہ کن ہتھیار کی آزمائش اور تجربہ انسان پر کیا جاتا ہے۔ اس کی جلد از جلد ہلاکت یا اپاہج ہونا کامیابی وکامرانی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

خاص کر یہ طرز عمل مسلمانوں کے ساتھ اختیار کیا جا رہا ہے۔۔ حالانکہ اسلام سب سے زیادہ انسانیت کے احترام کا درس دیتا ہے۔ اس کے باوجود یک طرفہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ اسلام اور مسلمان انسانیت کے دشمن ہیں۔ ان کی آزادی خوشی اور شادمانی کے راستے میں رکاوٹ ہیں۔ لہذا یہ سخت ترین سزا کے مستحق ہیں۔ آج مسلمان کس قدر ذلت آمیز زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

پہلی تہذیبوں میں انسانوں کو اغوا کر کے منڈیوں میں غلام بنا کر فروخت کر دیا جاتا تھا۔ لیکن اسلام نے اس طرز عمل کی نہ صرف حوصلہ شکنی کی بلکہ اس پر پابندی عائد کر دی۔ لیکن کس قدر دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ۔ موجودہ ترقی یافتہ تہذیب میں یہ روایت تبدیل ہو گئی۔ اب باقاعدہ گرفتار کیا جاتا ہے۔ اور دشمنوں کے ہاتھوں فروخت کر دیا جاتا ہے۔ تا کہ وہ جو چاہیں اس سے سلوک کریں۔ اور پوری ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہم نے سینکڑوں لوگوں کو پکڑ کر امریکہ کے سپرد کیا ہے اور ڈالروں میں اس کا معاوضہ وصول کیا ہے۔ ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ اور یہ کام اب باقاعدہ کاروبار کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ جس میں نہایت بااثر لوگ ملوث ہیں۔ انسانیت کی تذلیل اور اس کی حرمت کو پامال کرنے کے یہ واقعات ذرائع ابلاغ کے ذریعے دنیا کے کونے کونے میں نشر ہو رہے ہیں۔ لیکن مجال ہے کہ انسانی حقوق کی تنظیموں نے کبھی اس پر احتجاج کیا ہو۔ اور خرید وفروخت کے اس مکروہ دھندے کی مذمت کی ہو۔ انسانوں کے نام پر کروڑوں ڈالر کمانے والے N.G.O. نہ جانے کہاں ہیں؟

دنیا میں امن وسلامتی کی ضمانت احترام انسانیت میں ہے۔ اگر کوئی طاقتور گروہ دوسروں کی تذلیل کرتا رہے گا۔ تو ردعمل کے طور پر ایسے حادثات رونما ہوتے رہے گے۔ اس لیے ضروری ہے کہ دنیا کو پرسکون بنانے کے لئے سب سے پہلے انسانیت کی تکریم کی جائے، اور انہیں جائز مقام دیا جائے۔ تمام ترقیوں میں اسے شامل کیا جائے۔ اور نئی ایجادات سے اس کے لئے راحت وآسائش کا سامان فراہم کیا جائے۔ خطرناک اور مہلک ترین ہتھیاروں سے کبھی بھی انسان کا دل نہیں جیتا جا سکتا البتہ عزت وتوقیر اور احترام سے اسے ہمیشہ کے لئے اسیر کیا جا سکتا ہے۔

295-C کی آڑ میں انتقامی کاروائی !

گذشتہ دنوں کراچی میں مفتی محمد یوسف قصوری اور امیر صوبہ سندھ اور ان کے رفقاء کوفرقہ پرست تنظیم کے عہدیداروں اور کارکنوں نے بلاجواز تشدد کا نشانہ بنایا۔اور مولانا موصوف پر توہین رسالت کا الزام لگایا۔آپ کی گاڑی کونقصان پہنچایا۔نیز مسجد پر قبضہ کرلیا۔بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس افسوسناک واقعہ کو ڈی آئی جی کراچی مشتاق شاہ کی سرپرستی حاصل ہے۔

ہم اس المناک واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔اور واقعہ کے ذمہ داران کی فوری گرفتاری اور قرارواقعی سزا کا مطالبہ کرتے ہیں۔اور مولانا محمد یوسف اور ان کے رفقاء کوغیر مشروط رہا کیا جائے۔کیونکہ مولانا محمد یوسف اور ان کے رفقاء کے خلاف C-295 کی آڑ میں بے بنیاد اور من گھڑت مقدمہ محض انتقامی کاروائی کے لیے بنایا گیا جو سراسر زیادتی ہے۔کس قدر افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ وہ لوگ جو اپنی تقریروں اور عملی طور پر گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں۔اوران پر کوئی ہاتھ نہیں ڈالتا۔لیکن وہ علماء جو رسالت ماب ﷺ کے سچے پیرو کار ہیں۔اور آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں زندگی گزارتے ہیں۔انہیں اس جرم کی سزا گستاخی رسول اللہ ﷺ کی شکل میں دی جاتی ہے۔

اس لیے ہم حکومت سندھ سے بالخصوص اور وفاقی حکومت سے بالعموم یہ مطالبہ کرتے ہیں۔اس واقعہ کی جلد از جلد تحقیق کریں۔اور C-295 کے غلط استعمال کرنے والے ذمہ داران کو قرارواقعی سزا دیں۔اور مولانا محمد یوسف اور ان کے رفقاء کو باعزت بری کیا جائے۔

بقیہ صفحہ 2 ترجمۃ القرآن

(موسیقی کے آلات) کے ساتھ عورتوں کا گانا ہوگا اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور بعض کی صورتیں مسخ کر کے بندر اور سور بنا دے گا۔۔۔علاوہ ازیں حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ نے "کتاب الفتن" میں ایک حدیث ذکر فرمائی ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مال غنیمت کو شخصی دولت بنالیا جائے اور جب لوگوں کی امانت کو مال غنیمت سمجھ لیا جائے اور جب زکوۃ کو ایک تاوان سمجھا جانے لگے اور جب علم دین کو دنیا طلبی کے لئے سیکھا جانے لگے اور جب مرد اپنی بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرنے لگے۔اور دوست کو اپنے قریب کرکے اور باپ کو دور کردے اور مساجد میں شور وغل ہونے لگے اور قبیلہ کا سردار فاسق، بدکار بن جائے اور جب قوم کا سرداران میں ارزل بدترین آدمی ہوجائے۔اور جب شریر آدمیوں کی عزت ان کے شر کے خوف سے کی جانے لگے اور جب گانے والی عورتوں اور باجوں گاجوں کا رواج عام ہوجائے۔اور جب شرابیں پی جانے لگیں اور اس وقت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگے تو اس وقت تم انتظار کرو ایک سرخ آندھی کا اور زلزلہ کا اور زمین میں دھنس جانے کا اور صورتیں تبدیل ہوجانے کا اور قیامت کی ایسی نشانیوں کا جو یکے بعد دیگرے اس طرح آئیں گی جیسے کسی ہار کی لڑی ٹوٹ جائے، اور اس کے دانے بیک وقت بکھر جاتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے گناہوں سے محفوظ فرمائے جن سے اللہ کے عذاب نازل ہوتے ہیں۔